OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

مسیحیت اور اسلام میں فتویٰ کا علمی و تقابلی مطالعہ

A Scientific and comparative study of fatwas in Christianity and Islam

Muhammad Shabeer
Ph.D Scholar at shaykh Zayed Islamic Center University of Peshawar.

Prof.Dr.Rasheed Ahmad
at shaykh Zayed Islamic Center University of Peshawar.

Abstract

A Fatwa is about copying a command with clarity and answering difficult Shari'ah issues which are uncommon. The person who fulfills such kind of responsibility and issues a fatwa is called "Mufti" in Islamic theology and "Bishop" in Christianity.
The Mufti is indeed the bearer and preacher of the rules of Shariah. Bishop is considered successor of the apostles, the ruler of a particular church. Bishop's responsibilities include conducting religious ceremonies, resolving spiritual issues, protecting morals, preaching and burial or funeral, and enforcing the faith of the faithful.
Both the Islamic and Christian theology have set forth different rules for issuing fatwa and both the mufti and bishop are bound to follow those rules in issuing of a fatwa. There could be occasional mistakes in the process of fatwa. However, remedial measures also exist in both the religions which are applied to rectify those mistakes.
When a mufti issues a fatwa (Judgment), then in what circumstances and to what extent it affects the decision of the court or judiciary(Qaza)? Is there any provision in these religions wherein the fatwa cannot be challenged and that the content of the fatwa be considered as the last verdict? In this paper, authors provide answers to such queries and further provides a literary and comparative study of all these matters related to issuance of fatwa.
Keywords: Fatwa, Qaza, Mufti, Bishop, Shariah

CC BY

فتویٰ عربی زبان کا لفظ ہے جو کہ مشکل شرعی و قانونی مسائل کا جواب ہوتا ہے [1]۔اس کی جگہ افتاء کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب ہے کسی کو فتویٰ دینا لیکن ترادف کے ہوتے ہوئے بھی ان کے مابین تھوڑا سا فرق اس طرح موجود ہے کہ فتویٰ کا لفظ افصح ہے اور افتاء کا فصیح [2] ۔یہ لفظ مختلف تعبیرات کے ساتھ استعمال ہوتا ہے چنانچہ کسی مسئلے کے جواب میں کہا جاتا ہے " أَفْتَيْتَهُ فِيْ مَسْأَلَتِهِ "اس کے مسئلے کے جواب میں آپ نے یہ کہا"اسی طرح خواب کی تعبیر دینے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ " أَفْتَيْتَ فُلَانًا رُؤْيَا رَآهَا""تم نے اس کو اس کے خواب کی تعبیر بیان کی" [3]

اسلامی کتب میں مخصوص قسم کے الفاظ سے فتویٰ کی پہچان ہوتی ہے جیسے:

عليه الفتوي"اسی پر فتویٰ ہے "**به يفتي**" اسی پر فتویٰ دیا گیا ہے"**به ناخذ**"اسی کو ہم لیتے ہیں"**عليه الاعتماد** "یہی معتمد ہے"، **عليه العمل اليوم**" اسی پر آج کل عمل ہے"،**عليه عمل الامة**" اسی پر امۃ عمل کرتی ہے"، **هوالصحيح**"یہی صحیح ہے"،**هوالاصح**"یہ سب سے زیادہ صحیح ہے"،**هوالاظهر**"یہ بالکل ظاہر ہے "،**هوالمختار في زماننا**"ہمارے زمانے میں اسی کو لیا گیا ہے"،**فتويٰ مشايخنا**"ہمارے مشائخ کا فتویٰ"، **هوالاشبه**"یہ زیادہ مشابہت رکھتا ہے" اور **هوالاوجه**"اس کی وجہ مضبوط ہے" [4] BRITISH DICTIONARY(DIGITAL) میں ہے کہ (decree) "فتویٰ، قانون" وہ ہوتا ہے جو کسی مجاز کے ذریعے بنایا جائے [5] ۔

اصطلاح میں فتویٰ کسی حکم کے واضح کرنے کو کہتے ہیں۔[6] کسی مسئلے کے بارے میں فتوی دینا اس کی وضاحت کرنا ہے۔

اسلام میں فتویٰ اور مفتی

اسلامی فتویٰ کے دو بنیادی اقسام ہیں: فتویٰ حقیقی اور فتویٰ عرفی۔

اس کو فتویٰ حقیقی اس وقت کہتے ہیں جب " دلیلِ تفصیلی سے آگاہی کے ساتھ فتویٰ دیا جائے "۔اس قسم کے فتویٰ دینے والوں کو اصحابِ فتویٰ کہتے ہیں۔اور فتویٰ عرفی اس فتویٰ کو کہا جاتا ہے جو "امام کے قول کا علم رکھنے والا اس تفصیلی دلیل سے آگاہی کے بغیر اس کی تقلید کے طور پر کسی نہ جاننے والے کو (مسئلہ) بتائے" [7] ۔

فتویٰ کی اصطلاحی تعریف صاحبِ فتویٰ کی پہچان سے ممکن ہے جس کو مفتی کہا جاتا ہے۔

الفتيا و مناهج الافتاء کے مطابق مفتی کی تعریف یہ ہے:

" اَلْمُخْبِرُ بِحُكْمٍ شَرْعِيٍّ عَمَلِيٍّ مُكْتَسِبٍ مِّنْ أَدِلَّتِهِ التَّفْصِيلِيَّةِ لِمَنْ سَأَلَ عَنْهُ فِي أَمْرٍ نَازِلٍ"[8]

"تفصیلی ادلہ سے اکتساب کرنے والے کا حکم شرعی عملی کی خبر اس شخص کو دینا جو کسی پیش شدہ امر کے بارے میں سوال کرے"

کتاب صفۃ الفتویٰ میں تھوڑے سے اضافے کے ساتھ اس تعریف کو یوں بیان کیا گیا ہے:

" هُوَ الْمُتَمَكِّنُ مِن مَعرِفَةِ أَحْكَامِ الوَقَائِعِ شَرعًا بِالدَّلِيلِ مَعَ حِفظِه لِأَكْثَرِ الْفِقْهِ"[9]

"یہ (مفتی) فقہ کی کثیر مقدار کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ شرعی لحاظ سے دلیل کے مطابق واقع شدہ احکام پر قدرت رکھتا ہے"

ادب المفتی والمستفتی کے مطابق مفتی کی تعریف یوں ہے:

" إِنَّ الْمُفْتِيْ هُوَ الْمُتَمَكِّنُ مِنْ دَرْكِ أَحْكَامِ الْوَقَائِعِ عَلٰى يُسْرٍ مِنْ غَيْرِ مُعَانَاةِ تَعَلُّمٍ"

"مفتی وہ ہوتا ہے جو بغیر سیکھے نازل شدہ امور کے احکام آسانی سے حاصل کرنے پر قادر ہو"

بعد میں صاحب الکتاب لکھتا ہے کہ یہ مفتی کی تعریف نہیں ہے البتہ اس میں ان صفات کا ہونا ضروری ہے۔اسی طرح فقہ کی مشہور کتابوں میں یہ بات نہیں ہے کہ اجتہاد کے لئے مسائل کا حفظ ضروری ہے کیوں کہ یہ اجتہاد کے شرائط میں نہیں ہے[10]۔ مذکورہ تمام تعریفات میں ایک چیز قدرِ مشترک ہے کہ پیش آمدہ مسائل کے بارے میں مفتی کو علم ہونا اور اس کا جاننا ضروری ہوتا ہے لہٰذا گذشتہ کا مسائل کا یاد ہونا اس حوالے سے مفید تو ہے لیکن شرط نہیں ہو سکتا۔اس کے علاوہ اسلامی مفتی کے لئے جو چیز مذکورہ تعریفات میں بنیادی معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ادلہ (قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس) سے اخذ کرنا ضروری ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے مفتی کے چند صفات بیان کی ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ فتویٰ دینے والے کو چاہئے کہ قرآن کا عالم ہو، سنن کو جانتا ہو، صحیح اَسناد سے واقف ہو اور اپنے سے پہلے لوگوں کے اقوال جانتا ہو[11]۔اس کے علاوہ بھی ایسے صفات ہیں جن کا مفتی میں ہونے کا علماء نے اعتبار کیا ہے جیسے لغتِ عربی کا جاننے والا ہونا، ناسخ و منسوخ، عام و خاص اور مجملات کی تفسیر کے ساتھ ساتھ آیات القرآن سے متعلق شریعت کے احکام کو جاننا، نئے اور پیش آمدہ مسائل کو حل کرنے کے لئے قیاس کے طرق اور ادلہ کے مراتب پر احاطہ کرنے والا ہونا اور چوں کہ فاسق کی باتوں پر کوئی اعتماد نہیں کرتا اس لئے تقویٰ اور پرہیز گاری کا اہتمام کرنا[12]۔

مسلمان مفتی کے لئے شرائط

مسلمان مفتی کے لئے بنیادی شرائط یہ ہیں کہ وہ مسلمان ہوگا، مکلف ہوگا، ثقہ ہوگا، آفات سے مامون ہوگا، فسق کے اسباب اور مروّت کے خلاف چیزوں کو چھوڑنے والا ہوگا (کیوں کہ اس کے ساتھ اُس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا اگرچہ وہ اجتہاد کے لائق ہو)، فقیہ النفس ہوگا (یہ ایک فطری استعداد ہے جو انسان کو اجتہاد کا اہل بناتی ہے)، ذہن صحیح و سالم ہوگا، فکر میں مضبوطی ہوگی اور تصرف واستنباط کو صحیح طرح سے کرسکتا ہوگا[13] ۔

اس کے علاوہ مفتی کے لئے اس وقت فتویٰ دینا جائز ہے جب وہ سوال کا تام تصور کرسکتا ہو اور مطلوبہ حکم کے بارے میں اسے یقینی علم ہو یا اس کا ظنِ غالب ہو، بصورتِ دیگر اس پر توقف لازم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ فتویٰ دیتے وقت ذہن کا ہر قسم کے تشویش پیدا کرنے والے عناصر وعوامل سے پاک ہونا ضروری ہے کیوں کہ مسئلے کی صورت بنانے اور ادلہ کے ساتھ تطبیق دینے کے لئے ذہن کا پر سکون ہونا بہت اہم ہوتا ہے۔

بنیادی شرائط کے بعد مذکورہ شرائط فتویٰ کے جواز کے ہیں لیکن مسلمان مفتی کے لئے ایسے بھی شرائط ہیں جن کی موجودگی میں اس پر فتویٰ دینا لازم و واجب ہوتا ہے لہٰذا جب کوئی حادثہ رونما ہو جاتا ہے اور سائل کا ارادہ تعصب و عناد ، رخصت کا حصول، علماء کے اقوال کا تقابل اور دوسرے غلط مقاصد کے لئے استعمال کرنا نہیں ہوتا تو مفتی پر واجب ہوتا ہے کہ وہ فتویٰ دے۔ اس کے علاوہ اگر مفتی کو محسوس ہو کہ میرے فتویٰ نہ دینے سے زیادہ نقصان کا خطرہ ہے تو پھر بھی اس پر لازم ہوتا ہے کہ فتویٰ جاری کردے[14] ۔

مسیحیت میں فتویٰ اور مفتی

مسیحیوں کے قانون کینن لاء میں فتویٰ اس فرمان کو کہا گیا ہے جو کوئی قابل قانون ساز اس کی صلاحیت رکھنے والے معاشرے کے لئے تیار کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اُن حقیقی قوانین کو بھی فتویٰ کہا جاتا ہے جو کینن لاء[15] کے مطابق تیار ہوئے ہوں[16]۔

مسیحی مفتی (Bishop) کو رسولوں[17] کا جانشین کہا جاتا ہے[18] جو کہ مخصوص چرچ کے علاقے پر حکمرانی کرتا ہے اور وہ عدالتی اُمور کے اختیار کے ساتھ قانون سازی اور انتظامی امور کا بھی اختیار رکھتا ہے[19] ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ پوپ (Pope) کے دفتری کاموں میں اس کا معاون بھی ہوتا ہے[20]۔

سب سے بڑا مفتی رومن لاٹ پادری (ROMAN PONTIFF) کہلاتا ہے جو کہ تمام بشپس کا سردار، مسیح کا نائب اور روئے زمین پر قائم عالمگیر چرچ کا رکھوالا ہوتا ہے۔ وہ عالمگیر سطح پر چرچ میں مکمل اور فوری اختیار کا حامل ہوتا ہے

جس کو آزادانہ طور پر استعمال کرنے کا اسے ہمیشہ اختیار ہوتا ہے[21] ۔یہ جب کسی کو سزا سناتا ہے تو اس کے خلاف نہ تو اپیل کی جاسکتی ہے اور نہ کسی کا سہارا لینے کی گنجائش ہوتی ہے[22] ۔اس کو رومن لاٹ پادری(Roman Pontiff)، سپریم پونٹیف(Supreme pontiff)اور پوپ(Pope) بھی کہا جاتا ہے[23] ۔

بشپس کی کلیسا کی مجلس(THE SYNOD OF BISHOPS) ایک جماعت ہوتی ہے جو تمام چرچوں کے بارے میں مختلف سوالات اور امور پر غور کرتی ہے[24]۔اس کام میں ان کو صرف سوالات پر غور کرنے کا اختیار ہوتا ہے کسی فرمان کو جاری کرنے کا اختیار نہیں ہوتا جب تک پوپ(Pope) کی طرف سے انہیں اختیار نہ ملا ہو[25] کیوں کہ اس مجلس کے انعقاد سے لے کر پوری کاروائی تک کا اختیار اسی کے تابع ہوتا ہے[26]۔ان کی تقرری کا اختیار تو مکمل طور پر پوپ کے پاس ہوتا ہے لیکن ہر تین سال بعد کلیسائی صوبوں سے بشپس ایسے پادریوں کی ایک خفیہ لسٹ روم کے بشپ یعنی پوپ کی کرسی عدالت(Apostolic see) کو بھیجتے ہیں جو اس کے دفتری کاموں کے چلانے کے اہل ہوتے ہیں[27] لیکن مستقبل کے لئے کسی کی تجویز دینے کا کسی بھی بشپ کے پاس اختیار نہیں ہوتا۔ ایک علاقے کے مفتی کو ڈیوسیسن بشپ (diocesan Bishop) کہتے ہیں اور ایسے مفتی کو جس کے پاس کوئی بھی اختیار نہ ہو کوواجوٹر بشپ(coadjutor Bishop) کہا جاتا ہے۔ڈوسیسن بشپ اپنے علاقے کے لئے معاون بشپ(auxiliary Bishop) کی ضرورت محسوس کرنے پر پوپ کو تجویز دے سکتا ہے[28] ۔

مسیحی مذہبی رہنماؤں میں ایک کارڈینال(CARDINAL) بھی ہوتا ہے جو پوپ کا مشیر ہوتا ہے اس کو چرچ کا شہزادہ بھی کہا جاتا ہے۔اس کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ جب پوپ فوت ہو جاتا ہے تو یہ دوسرے پوپ کی تقرری کرتا ہے۔ کارڈینال عموماً پادریوں سے منتخب کیا جاتا ہے جس کے لئے پہلے سے بشپ ہونا ضروری نہیں ہے[29]۔پوری دنیا میں ان کی تعداد 178 ہوتی ہے جن میں سے 13 صرف امریکہ میں ہوتے ہیں[30]۔

مسیحی مفتی(bishop) کی منجملہ دوسرے ذمہ داریوں میں سے تین بنیادی ذمہ داریاں ہوتی ہیں:

1۔ چوں کہ یہ اپنے علاقے کا استاد ہوتا ہے اس لئے وہ خدا کی تبلیغ کرے گا اور یہ بات کو یقینی بنائے گا کہ جو لوگ اس کے نمائندے ہوتے ہیں(جیسے اساتذہ، پادری اور دوسرے مسیحی مذہب کے اصولوں کے اساتذہ) وہ سچائی کی تعلیم دیں۔

2۔ سماجیات، ذاتی وروحانی مسائل اور شادی بیاہ کے امور سے متعلق ملاقاتوں کو قوانینِ چرچ کے مشاہدے میں کرنا ، مختلف علاقوں کو پادری مہیا کرنا اور ان کی تربیت کرنا اور چرچ سے متعلقہ قوانین (اخلاقیات کی حفاظت، تبلیغ و

تدفین، عبادات اور عہد وفا کی ایمان کی حفاظت) کا نفاذ کرنا۔

3۔ تیسری بنیادی ذمہ داری اس کی یہ ہوتی ہے کہ مذہبی تقریبات کو منظم کرے گا اور اپنے علاقے میں ہر اتوار والے دن کو اور بڑے عید والے دن کو عبادت کے طور منانے کا انتظام کرے گا[31]۔

مسیحی مفتی کے لئے شرائط

مسیحی مفتی (bishop) کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ مستقبل سے متعلق قانون سازی کرے گا[32] اور دوسرا یہ کہ اپنے اختیار کے دائرے میں عملداری کرے چنانچہ صرف انتظامی امور (executive power) کے اختیار والے ان قوانین کو جاری کر سکتے ہیں جن کی وضاحت ہوئی ہو[33] باقی عام قوانین کا بنانا اور لاگو کرنا ان کے اختیار میں نہین ہوتا[34] ۔ تیسری شرط یہ کہ مسیحی مفتی کو جب بھی کسی پر قانون لاگو کرنا ہوتا ہے تو اس کو یہ بات یقینی کرنی ہوتی ہے کہ یہ شخص مسافر تو نہیں کیوں کہ اگر یہ قانون خاص نوعیت کا ہو تو مسافر اس سے بلکلیہ مستثنیٰ ہوتے ہیں اس کے علاوہ اگر اسی علاقے کا باشندہ موجود نہیں ہے تو اس پر بھی یہ کوئی قانون جاری نہیں کر سکتا[35]۔ چوتھی شرط اس کے لئے یقین ہے لہٰذا اگر اسے قانون میں شک ہو یا حقیقتِ حال میں شک ہو تو وہ قانون جاری نہیں کر سکتا کیوں عدمِ علم اور غلطی ہر قسم کے قانون کو کالعدم قرار دیتے ہیں[36]۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ اگر مسیحی مفتی کو قانونی تشریح کرنا ہو تو قانون ہی کے الفاظ نہیں دہرائے گا کیوں کہ یہ پھر تشریح تصور نہیں ہو گی اور اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی [37] ۔ آخری اور بنیادی شرط یہ ہے کہ مسیحی مفتی خدائی قانون کے مطابق ہی قانون بنائے گا اس کی مخالفت کی بالکل اسے گنجائش نہیں ہوتی البتہ اگر عرف (اس شرط کے ساتھ کہ خدائی قانون سے متصادم نہ ہو) کو قانون ساز قانونی حیثیت دے دیں تو اسے قانون کے طور پر قبول کیا جا سکتا ہے[38]۔

اسلام اور مسیحیت پر تبصرہ

- مذکورہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سامی مذاہب کے مفتیوں میں ذمہ داریوں اور فرائض کے اعتبار سے واضح فرق پایا جاتا ہے کیوں کہ مسیحی مفتی قانون ساز ہوتے ہیں اور قانون نافذ کرنے والے بھی ہوتے ہیں جب کہ اسلامی مفتی صرف ناقل اور پہنچانے والا ہوتا ہے۔ اسلامی مفتی بننے کے لئے قابلیت وصلاحیت حاصل کرنا ہوتا ہے جب کہ مسیحی مفتی بننے کے لئے بنیادی چیز پوپ کا انتخاب ہوتا ہے جسے کوئی چیلنج بھی نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ اسلام مفتی کے ذاتی زندگی میں تقویٰ و پرہیزگاری کے وجود کو شرط قرار دیتا ہے جب کہ مسیحی مفتی بننے کے لئے اس طرح کا اہتمام ضروری نہیں ہوتا۔

- مذکورہ عبارت کے حوالے سے مسیحی اور اسلامی مفتیوں میں فرق پایا جاتا ہے چنانچہ مسیحی بشپ قانون میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں اور اس کو محدود بھی کر سکتے ہیں جب کہ اسلامی مفتی چوں کہ صرف ناقل و مبلغ ہوتا ہے اس لئے اس کو اس طرح کا کھل کر اختیار نہیں ہوتا چنانچہ جو چیزیں ناقابل تغیر ہیں جیسے وجوب الواجب اور حرمۃ الحرام اور حدود تو ان میں کسی بھی قسم کی تغییر و تبدیل کا اس کے پاس اختیار نہیں ہوتا البتہ جو چیزیں تعذیرات کے احکام سے متعلق ہیں ان میں مصلحتاً تغییر کی اجازت ہوتی ہے[39]۔

فتویٰ میں غلطی اور رجوع کا تصور

کسی بھی مفتی کو فتویٰ دیتے وقت تمام لوگوں کو برابر تصور کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس پر لازم ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہوتا ہے وہی بیان کرے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے داؤدؑ کو یہی حکم دیا تھا کہ لوگوں کے مابین فیصلے میں خواہشات کی پیروی نہ کرو بلکہ جو حق ہے اسی کے مطابق فیصلہ کیا کرو ورنہ تم کو یہ اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گا[40]۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کے لئے گواہی دینی ہے چاہے تمہارے خلاف ہی کیوں نہ جائے اور اس میں اس بات کی بھی فرق نہیں ہونی چاہئے کہ یہ امیر کے خلاف آتی ہے یا غریب کے خلاف[41]۔ یہ بھی ایک قسم کی گواہی دینی ہوتی ہے کہ مذکورہ مسئلے کے بارے میں شریعت کا یہ حکم ہے لہٰذا اس کے خلاف جانے کی شریعت بالکل اجازت نہیں دیتی لیکن پھر بھی فتویٰ دینا چوں کہ انسان کا کام ہے اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ مفتی غلطی کر جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی وجہ سے قصداً غلط فتویٰ صادر کر دے۔

اس لحاظ سے اگر مسیحیت اور اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو دونوں مذاہب میں فتویٰ کی غلطی اور اس کے تدارک کے احکام ملتے ہیں۔ چنانچہ اسلامی دینیات میں مفتی سے غلطی یا تو اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کا استحضار کم ہوتا ہے اور دنیا کی عظمت اسے بھٹکا دیتی ہے۔ ان دونوں صورتوں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے چنانچہ بنی اسرائیل کو خدا تعالیٰ نے یہی فرمایا تھا کہ مجھ سے ڈرو اور تھوڑی سی قیمت (دنیا) کی خاطر میری آیتوں کا سودا نہ کرو اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کافر ہیں[42]۔

مفتی جب قصداً حق سے منحرف ہوتا ہے تو اس کی چند وجوہ ہو سکتی ہیں: ایک یہ کہ اپنوں اور پرایوں کے مابین تسویہ نہ کر سکتا ہو، کبھی کبھار خالق اور مخلوق کے لئے لازم حقوق سے خلاصی کے لئے حیلے تلاش کرتا ہو، رواج کے خلاف کرنا جب مشکل نظر آتا ہے تو مفتی حق کے خلاف حکمِ شرعی کو مائل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی کبھار مفتی شدتِ تقویٰ کے اظہار کے لئے شرعی رخصت کو بالکل نظر انداز کر دیتا ہے[43]۔

اس قسم کے مفتی کے لئے جو قصداً غلط فتوے صادر کرتا ہے حضور ﷺ نے انتہائی سخت وعید بیان فرمائی ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

" مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي جَهَنَّمَ، وَمَنْ أَفْتَى بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ، وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ "[44]

"جس کسی نے کہی میرے بارے میں ایسی بات جو میں نے نہیں کی ہوئی تو وہ اپنے لئے جہنم میں گھر تیار کرے اور جس کسی نے فتویٰ دیا بغیر علم کے اس کا گناہ اس کے ذمے ہوگا اور جس کسی نے اپنے بھائی کو ایسا مشورہ دیا جس کے بارے میں اسے معلوم تھا کہ ٹھیک اس کے علاوہ ہے تو اس نے خیانت کی"

ایسے وجوہ جن کی وجہ سے غیر ارادی طور پر مفتی حق سے مائل ہو جاتا ہے دو قسم پر ہیں:

1۔ قسمِ اول یہ ہے کہ مفتی جس طرح حکم کو سمجھتا ہے اسی طرح ہوتا نہیں ہے۔ یہ خطاء دو طرح کی ہوتی ہے:

یا تو منصوص علیہا اور مجمع علیہ کے خلاف حکم آجاتا ہے جیسے کسی کو فتویٰ دینے کے بعد پتہ چل جاتا ہے کہ میں نے اپنے اجتہاد پر فتویٰ دیا تھا اور مذکورہ مسئلے کے لئے اس کے برعکس نص یا اجماع موجود ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک مرتبہ اپنے اجتہاد پر فتویٰ دے پھر اس کو غلط سمجھ کر اپنا اجتہاد تبدیل کرے۔

2۔ دوسری قسم یہ کہ مفتی نے حکم لگانے کے لئے جو تحقیق کی تھی اس کے مدار میں غلطی ہو جاتی ہے اس طرح کہ کسی کا فقر دیکھ کر اس نے اندازہ لگایا کہ یہ زکوٰۃ کا مستحق ہے لیکن در حقیقت وہ غنی ہو[45]۔

اس حوالے سے اسلامی لٹریچر میں ایک قاعدہ مذکور ہے کہ جب مفتی اپنے اجتہاد پر فتویٰ دیتا ہے تو اس کی چار صورتیں ہوسکتی ہیں: یا تو اسے حق پر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی حقانیت کا یقین ہوگا اس صورت میں وہ دو اجروں کا مستحق ہوگا ایک نیت کا اور دوسرا عمل کا یا باطل پر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے بطلان سے بھی باخبر ہوگا، اس صورت میں اس کو دو گناہ ملیں گے، ایک غلط نیت کا اور دوسرا غلط عمل کا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی مفتی حق پر فتویٰ دے اس گمان کے ساتھ کہ یہ باطل ہے اور یا باطل چھوڑ دے اس خیال سے کہ یہ حق ہے تو اس نے نہ تو گناہ کیا ہے کہ اسے سزا ملے اور نہ صحیح کام کیا ہے کہ اسے ثواب ملے۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ باطل پر عمل حق کے گمان سے کرے یا حق کو ترک کردے باطل کے گمان سے اس صورت میں اسے اچھی نیت کے بدلے ایک نیکی ملی گی اور باطل پر عمل کی وجہ سے اسے سزا نہیں ملی گی کیوں کہ اس نے باطل کی نیت نہیں کی تھی[46]۔ یہ حضور ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق ہے جس میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی اجتہاد

کرتا ہے اور ٹھیک ہو جاتا ہے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اگر خطاء ہو جاتا ہے تو وہ ایک اجر کا مستحق ہو جاتا ہے[47] ۔

اس سارے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ غلطی اگر حق کی تلاش میں ہو جائے تو مفتی قصوروار نہیں ہو گا بلکہ ماجور شمار ہو گا اور اگر غلطی قصداً کی ہے یا عدمِ کوشش کی وجہ سے ہوئی ہے تو مفتی قابلِ مواخذہ ہو گا۔

غلطی کی صورت میں مفتی کو رجوع کرنا ہوتا ہے کیوں کہ آپؐ کا طرزِ عمل اور صحابہ کا طریقہ یہی تھا۔ایک صحابی سے مروی ہے میں نے آپؐ سے خود کے لئے نمک کا ایک حصہ کاٹنے کی درخواست کی جسے آپؐ نے منظور کیا لیکن میرے واپس جاتے ہی کسی نے آپؐ کو بتایا کہ یہ تو جاری پانی کا حصہ ہے (جاری پانی اگر کسی کی ملکیت نہ ہو تو اس میں سب کا حق ہوتا ہے اس لئے آپؐ نے رجوع فرمائی تھی) تو حضور ﷺ نے مجھے واپس بلا کر وہ حق واپس لے لیا[48]۔اسی طرح عمرِ فاروق کو جب پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے دیت مقتول کی بیوی کو دینے کا حکم دیا ہے تو اپنے جاری کردہ حکم سے رجوع فرمالی جس میں انھوں نے دیت کو عاقلہ کا حق قرار دیا تھا[49]۔

اگر مستفتی کو فتویٰ پر عمل کرنے سے پہلے معلوم ہو جائے کہ مفتی نے رجوع کی ہے تو وہ توقف کرے گا یہاں تک کہ اس مسئلے کے بارے میں دوسرے مفتی سے استفسار نہ کرے پھر اسی کے مطابق عمل کرے گا[50] ۔

مفتی اگر فتویٰ دینے کا اہل نہیں لیکن پھر بھی فتویٰ دیتا ہے تو نقصان کی صورت میں ضامن شمار ہو گا۔ یہاں پر کتاب **صفة المفتي والمستففتي** کے مصف کی رائے الگ ہے کہ اگر مستفتی کو مفتی کے نااہل ہونے کا علم ہو اس کے باوجود بھی اُس نے اس کے فتویٰ پر عمل کیا تو نقصان کی صورت میں مفتی پر کوئی تاوان نہیں ہو گا الاّ یہ کہ مفتی نے دلیلِ قاطع کے خلاف کیا ہو[51] لیکن اگر دلیل قاطع کے خلاف نہیں گیا تو معذور شمار ہو گا[52]۔ صاحبِ **اعلام الموقعین** نے لکھا ہے کہ یہ بات مجھے **صفة المفتي والمستفتي** کے مصنف کے سے پہلے کسی کے بارے میں معلوم نہیں ہے[53]۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مستفتی کو چاہئے کہ فتویٰ اہلِ فتویٰ سے لے اور اس میں کوتاہی نہ کرے لیکن اگر پھر بھی نا اہل مفتی سے استفتاء کیا گیا اور اس پر عمل بھی کیا گیا تو مفتی کی طرح مستفتی بھی ضامن ہو گا۔

اسلامی دینیات میں اگر کسی مفتی کے فتویٰ پر فریقین راضی نہ ہوں تو ان کے پاس اعلیٰ عدلیہ کو رجوع کا حق ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ میرے کسی فیصلے پر کچھ فریق راضی تھے اور کچھ کو پریشانی تھی تو میں نے کہا کہ جب تک آپؐ کے پاس نہ گئے ہوں تب تک میرے اس فیصلے کو تھامے رکھو۔ پھر جب وہ حضورؐ کے ہاں حاضر ہوئے اور اپنا مسئلہ بیان کیا تو کسی نے کہا کہ اس معاملے کا فیصلہ تو حضرت علی نے بھی کیا تھا، اس پر حضورؐ نے وہ فیصلہ سنا اور پھر فرمایا کہ یہ صحیح ہے اور اسی کو نافذ فرمادیا[54]۔

مسیحی دینیات میں فتویٰ میں غلطی کا تصور اس کے احکام سے ملتا ہے۔ یہاں ایک اور قسم کا بھی تصور پایا جاتا ہے کہ غلطی صرف فتویٰ میں ہونا ہی غلطی نہیں ہوتی بلکہ دوسرے بھی ایسے عوامل ہیں جن کی وجہ سے فتویٰ پر غلطی کی چھاپ لگ جاتی ہے جیسے نااہل یا غیر مجاز کا فتویٰ دینا، فریقین کی عدم موجودگی میں فتویٰ دینا یا کسی کو حقِ دفاع سے محروم کرنا، فتویٰ دینے والے پر زبردستی کرنا اور عدالتی درخواست کے بغیر سماعت کا ہونا سارے ایسے عوامل ہیں کہ ان کی وجہ سے فتویٰ بغیر کسی دوسری وجہ کے غلط تصور کیا جاتا ہے[55]۔ اس طرح کی صورتِ حال جب پیش آتی ہے فریقین کو اعلیٰ عدلیہ میں رجوع کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے جہاں ان کے مقدمے کی پھر از سرِ نو سماعت ہوتی ہے[56]۔

مسیحی دینیات کے مطابق ایسی بھی صورتیں ہیں جہاں اگرچہ فریقین کی رضامندی نہیں ہوتی اور وہ ناراض ہوتے ہیں لیکن رجوع کا حق پھر بھی نہیں رکھتے جیسا کہ اگر فیصلہ سنانے میں جلدی ہو یا پوپ نے خود کوئی فیصلہ جاری کیا ہو[57]۔

تبصرہ

فتویٰ کے بارے میں دونوں مذاہب کا مذکورہ بیان کے مطابق حاصل یہ ہے کہ فتویٰ میں غلطی کی صورت مسیحیت میں مختلف ہے اور اسلامی احکام میں مختلف چنانچہ مسیحیت میں نااہل کا فتویٰ دینا، فریقین کا موجود نہ ہونا، جزوی فیصلے کا صدور ہونا اور یا مفتی پر زبردستی کیا جانا وہ تمام صورتیں ہیں جس سے فتویٰ پر غلطی کی مہر لگ جاتی ہے جب کہ اسلام میں لالچ یا طمع کی وجہ سے قصداً حق کے خلاف جانا، یا حکم کے ادراکِ صحت سے چوک جانا اور یا مدارِ تحقیق میں غلطی کر جانا فتویٰ کا غلط ہونا ہے۔ دوسرا یہ کہ اعلی عدلیہ کو رجوع کا حق مسیحیت میں بھی[58] اور اسلامی دینیات میں بھی[59] فریقین کو حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا فرق یہ ہے کہ مسیحیت میں رومن لاٹ پادری کے فیصلے کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا اگرچہ فریقین اس سے ناخوش ہوں اس کے برعکس اسلامی دینیات میں خود حضورؐ بھی اپنی غلطی پر جب متنبہ ہوتے تھے تو رجوع فرمایا کرتے اور صحابہ کی زندگیوں میں بھی اسی طرح کا معمول ہوتا تھا۔

اسلام اور مسیحیت میں فتویٰ کی قضاء پر اثر اندازی

حضور ﷺ کا فتویٰ اتباعِ صرف ہوا کرتا تھا کیوں کہ آپؐ بھی دوسرے مفتیوں کی طرح ادلۃ میں اللہ تعالیٰ کا جو حکم پاتے وہی بیان فرتے تھے مطلب یہ کہ اسباب و حجت کے مطابق حکم لازم فرمایا کرتے تھے[60] یہی وجہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کے حق میں ایسا فیصلہ دوں جس کا وہ حق نہیں رکھتا تو اسے نہیں لینا چاہیے کیوں کہ اس صورت میں میں اس کے لئے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کے دے رہا ہوں[61]۔ اس کے علاوہ فتویٰ محض اخبار ہوتا ہے اس الزام یا اباحت کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے جب کہ حکم کے اخبار میں انشاء اور تنفیذ بھی ہوتی ہے یا فتویٰ کی وجہ سے لازم کردہ حکم کو برقرار رکھنا ہوتا

ہے۔پس مفتی کی حیثیت اس مترجم کی طرح ہوتی ہے جو قاضی کے ساتھ ترجمانی کرتاہے اور صرف وہی نقل کرتاہے جو قاضی کی عبارت میں پاتاہے[62]۔

جمہور حاکم کا حکم (قضاء) ظاہراً نافذ مانتے ہیں باطناً نہیں الّا یہ کہ اس کا نافذ کردہ حکم حق ہو۔ مطلب یہ کہ وہ اپنے حکم سے کسی کا حق باطل نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ اس کے حکم کی وجہ سے فتویٰ تغییر قبول نہیں کرتا اور فتویٰ کے قبول کرنے کا معنی بھی یہی ہے کہ باطن میں اس کے حق ہونے کا اعتقاد رکھا جائے۔احناف کے ہاں حاکم کا حکم جس طرح ظاہراً نافذ ہوتا ہے اسی طرح باطناً بھی نافذ ہوتاہے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتاہے کہ اس سے فتویٰ متغیر ہو جاتاہے۔پس اگر قاضی نے کسی خاتون پر جھوٹی گواہی کی وجہ سے شادی کا حکم لگادیا تو احناف کے نزدیک وہ اس کی بیوی بن جاتی ہے۔ لہٰذا جمہور کے نزدیک اگر قضاء وفتویٰ میں اختلاف واقع ہو جائے تو دیکھا جائے گا کہ حکمِ قضاء نصِ قطعی، اجماع اور یا قیاسِ جلی کے خلاف ہونے کے ساتھ محکوماًعلیہ کا دل بھی (حکم کے برعکس) فتویٰ پر راضی ہو تو وہ اس پر عمل کرے گا اور قضاء کا حکم ظلم تصور ہو گا جس کو وہ خود سے دفع کرنے والا شمار کیا جائے گا۔جب اس طرح کی صورتِ حال ہو گی تو محکوماًلہ کے لئے یہ جائز نہ ہو گا کہ وہ اس چیز کو لے کیوں کہ وہ حقدار نہیں ہے اور مفتی پر لازم ہے کہ قاطع کے خلاف حکم کی وجہ سے اپنا فتویٰ تبدیل نہ کرے۔ لیکن اگر مسئلہ اجتہادیہ ہو تو محکوم علیہ پر بہر صورت حاکم کا حکم نافذ تصور ہو گا اور مفتی پر یہ لازم ہو گا کہ محکوم علیہ کو اپنے فتویٰ کے خلاف ہونے کے باوجود حکم ماننے کا امر کرے اور مذکورہ صورت میں فتویٰ کا قضاء پر کوئی اثر نہیں ہو گا[63]۔مسئلہ اجتہادیہ سے مراد لوگوں کے مابین مصالحِ دنیا کے اعتبار سے تنازعہ کا ہونا ہے[64]۔

مسیحی دینیات کے حوالے سے اگر کسی سزا کے متعلق حتمی طور پر معلوم ہو جائے کہ یہ ناانصافی اور ظلم پر مبنی ہے تو اس کو وہاں تک واپس لایا جاسکتا ہے جہاں سے شروع ہوا تھا۔ فیصلے میں ظلم و ناانصافی کو مسیحیت میں کئی طریقوں سے جانچھا جاتاہے:

1۔ سزا کا اثبات ایسے ثبوتوں پر ہوا ہو جو بعد میں غلط ثابت ہو جائیں اور ان ثبوتوں کے بغیر اس سزا کا سنانا ناممکن ہو۔

2۔ دستاویزات کے جائزے میں ایسی باتیں سامنے آجائیں جو اس فیصلے کے برعکس فیصلے کو لازم کرتے ہیں۔

3۔ اس میں قانون کے ایک ایسے حکم کو نظرانداز کیا گیا ہو جو محض طریقہ کار پر مبنی نہیں۔

4۔ موجودہ سزا ایسے دستخط یافتہ فیصلے کے خلاف ہو جو پچھلی عدالت میں سنائی گئی ہو[65]۔

مسیحی دینیات کے حوالے سے مذکورہ صورتوں میں سے کوئی بھی صورت اگر کسی فتویٰ یا فیصلے میں سامنے آئے تو وہ

ظلم تصور کیا جائے گا اور اپیل کی صورت میں از سرِ نو مقدمہ سنا جائے گا۔

مسیحی اور اسلامی فتوی میں فرق یہ ہے کہ مسیحیت میں جب کسی فتویٰ پر غلط ہونے کا حتمی فیصلہ کیا جائے تو جہاں سے یہ مقدمہ شروع ہوا تھا وہیں سے از سرِ نو شروع کیا جائے گا جب کہ شریعتِ اسلامی میں تھوڑی سی تفصیل ہے کہ مسئلہ اجتہادیہ ہے یا نہیں۔ پہلی صورت میں فتویٰ کی قضاء میں کوئی تاثیر نہیں ہوگی جب کہ دوسری صورت میں اگر حکم نصِ قطعی کے خلاف ہوا تو مفتی پر لازم ہے کہ اس کے برعکس اپنے فتویٰ کو جاری کردے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1- معجم اللغة العربية المعاصرة، ج3،ص1672-

Mujam ul lughat alarabiat almueasira .madda fa ta waw/fa ta ya.j3.s1672.

2- الأشقر ،(للشيخ) محمد سليمان ،الفتيا ومناهج الإفتاء،ص 7، 8،مكتبة منار الاسلامية،الطبعة الاولیٰ 1396ھ –1986ء-

Al'ashqar .(llshikh) Muhamad Sulayman .Alfutya wa manahij al'iifta'.s 7. 8. mktabat manar al islamya,altaba al uola.1986- 1396 jiri.

3- لسان العرب،ج15، ص147-

jamal alddin.abolfazal.muhamad bin mukarram bin mnzor.afriqi misri.lisan al arab.mada fata.j15. s147. altaba als salisa.1414h.daralsadir.byrut.

4- شرح عقود رسم المفتی،ص 53-

abn eabidyn, muhamad 'amin bin eumar bin eabd aleaziz eabidin aldimashqii alhanfii.shara Uqood Rasmul Mufti.s53.tarjama talkhis wo tarteeb:Shaikh al hadees Mufti hazarwi.Muhammad Sadeeq.Maktaba Aala Hazrat.sany ishaat farwari 2018.

5- DECREE .BRITISH DICTIONARY. 2020 Dictionary.com, LLC. https://www.dictionary.com/browse/decree?s=t

6- دائرة المعارف الكتابية ،ج،6ص17،مجلس التحرير،(دكتور القس) منيس عبد النور،(القس) اندريكه زكى،(دكتورالقس) فائز عيسیٰ ،(دكتورالقس) انور زكى،المحرر المسؤل ،وليم وهبه بباوى،الطبعه الاولیٰ،2001ء،دار الثقافة،القاهره-

Dayerat ul Maarif Al kitabiya.mada fataw-afta-maftoon.j6.s17.Majlis al Tahreer:(daktor Alqas) Munees Abdul noor .(Alqas)Andarika Zki.(daktoor Alqas)Fayiz Easa. :(daktor Alqas) Anwar Zaki.Almuharrir Almas uool . Wilyam Wahba babawi.Al taba uola.2001.Dar ul saqafa.Alqahira.

7- شرح عقود رسم المفتی،ص92-

shara Uqood Rasmul Mufti.s92.

8- الفتيا ومناهج الإفتاء،ص 9-

Alfutya wa manahij al'iifta'.s 9.

9- ا بن حمدان ،أبو عبد الله، أحمد بن حمدان بن شبيب (المتوفى: 695ھ)، صفة الفتوى والمفتي والمستفتي،ص4،المحقق: الألباني ،محمد ناصر الدين ،الناشر: المكتب الإسلامي – بيروت ،الطبعة: الثالثة، 1397-

Ibny hamdan .'abu Abdullah. 'Ahmad bin Hamdan bin shabib . Sifat al Fatwaa wal Mufti wal Mustaftai.s4.almuhaqiq: al'Albaniu .Muhammad Nasir al din .Alnashr: almaktab al'islami – bayrut al taba :al salisa.1397 hijri.

10- ابن الصلاح تقي الدين ،عثمان بن عبد الرحمن، أبو عمرو، (المتوفى: 643ھ)، أدب المفتي والمستفتي،ص 88،المحقق: د. موفق عبد الله عبد القادر،الناشر: مكتبة العلوم والحكم – المدينة المنورة،الطبعة: الثانية – 1423ھ–2002ء-

Ibn al salah Taqi al din .usman bin Abd al Rahman. 'Abu amar. (almutawafaa: 643ha).

'Adab al Mufti wal Mustafti.s 88.almuhqiq: da. Muafaq Abdullah Abdulqadir.alnashr: maktabat aluloom wal hikam – Al Madeena al Munawarat.altaba: alsaniat - 1423h-2002'a.

11۔ ابن قيم ،الجوزية ،شمس الدين ،محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد،إعلام الموقعين عن رب العالمين، الصِّفَاتِ الَّتِي تَلْزَمُ الْمُفْتِيَ،ج4، ص157،تحقيق: محمد عبد السلام إبراهيم، الطبعة الأولى،**1411**هـ – **1991**ء،دار الكتب العلمية – بيروت۔

Ibn qaiam .Aljuziat .Shams al din .Muhammad bin 'abi Bakra bin 'Ayob bin sead.'Eelam al Muaqien An Rabi al Alamin.Al Sifat \ullati talzimo al mufti. j4. s 157. 68.tahqiq:Muhammad Abd al Salam Ibrahim. altaba al'ulaa.1411h - 1991'.dar alkutub al ilmiat – byrut.

12۔ الجويني ،إمام الحرمين ، ركن الدين، عبد الملك بن عبد الله بن يوسف بن محمد ، أبو المعالي، (المتوفى: **478**هـ)، الغياثي غياث الأمم في التياث الظلم،ص **254**، **255**،المحقق:((الدكتور) مصطفى حلمى و (الدكتور)فواد عبدالمنعم احمد،الناشر: دار الدعوة الاسكندرية،الطبعة: الثالثة، سن طباعت ندارد۔

al Juini .'Imam al Haramayn . Rukn aldeen. Abd al Malik bin Abdullah bin Yusaf bin Muhammad . 'abu Almaali. (alumtawfa: 478h). Alghiasi Ghias al'umam fi al Tiyas al Zulam.s 254. 255.almuhqiq:((al dktur) Mustafa helmi wa (al dktur)Fawad abd ul munem Ahmad.alnashr: dar aldawat al Iskndaryt . altabat: al salesa. sany tabaat nadard.

13۔ أدب المفتي والمستفتي،ص **86**۔

'Adab al Mufti wal Mustafti.s 86.

14۔ العثيمين ،محمد بن صالح بن محمد ، الأصول من علم الأصول،ص **83**، **84**،الناشر: دار ابن الجوزي،الطبعة: الرابعة، **1430** هـ – **2009** ء۔

al Asimeen .Muhammad bin Salih bin Muhammad . Al'Usul min Eilmil'usul.s 83. 84.alnashr: Dar Ibn al Jozi.altba: al rrabia. 1430 h - 2009 '

15۔ کینن قانون جس کا دوسرا نام کلیسائی قانون (Ecclesiastical law) بھی ہے ان قوانین کا مجموعہ ہے جو رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ پوپ کے ذریعہ بنائے گئے ہیں اور اس میں چرچ سے متعلق سوالات کے جوابات ہوتے ہیں۔

Canan qannon ka dosra nam kalisayi qanon (Ecclesiastical law) b hy.ya un qawanin ka majmooa hy jw roman Catholic Church k sar barah pope k zariya banaya gaya hin awr es may church sy mutaliq sawalat k jawabat hoty hin.

Judiciary. Middle Ages.wiki. This page was last edited on 18 October 2019, at 14:46 (UTC). https://en.wikipedia.org/wiki/Judiciary#Middle_Ages

16۔ The Code of Canon Law 1983. Canon 29.

17۔ جب حضرت مسیح نے اعلانیہ دعوت کے بعد لوگوں کو اپنی پیروی کی دعوت دی (مرقس 1: 16- 20) پھر جن لوگوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا ان میں سے 12 کا انتخاب کیا اور ان کو رسول کا نام دیا (مرقس 3: 14 – 15) اس کے بعد جب ایک فوت ہوا تو سب نے مل کر متیاہ کو منتخب کر کے اس کی جگہ پُر کر دی (اعمال 1 :21 -26) اس کے بعد جن لوگوں نے رسولوں کی خدمت کی ان کو بھی اسی نام سے پکارا جانے لگا جیسے پولوس اور برنباس وغیرہ۔ کریسٹینا ایل ممگما، **بنیادی بائبل سٹڈی**، ص 120، (مترجم) سلیم انجم، مشترکہ اشاعت، کاتھولک بائبل کمیشن پاکستان/مکتبہ عناویم پاکستان، بار اول: فروری 2013۔

jab Hazrat Maseeh ny elaniya dawat k bad logon kw apni peerawi ki dawat di

(Marqas1: 16-20) per jin logon ny ap ki dawat ko qobol kia un may sy 12 ka antkhab kia awr un kw rasool ka nam diya(Marqas3: 14-15)es k bad jab aik fot howa fto sab ny mil kr Mittiya ko muntakhab kr k us ki jaga pur kr di(Amaml 1: 21-26) es k bad jin logon ny rasolon ki khidmat un ko b esi nam sy pokara jany laga jaisy polas (paul)awr barnabas waghira.

Carasteena L Mihgma.Bunyadi Bible Study.s120.(mutarjam) Saleem Anjum.Mushtarko eshaat.Catholic Bible commotion Pakistan/Maktaba anaweem Pakistan .Bar awal:farwari 2013.

[18]- The Code of Canon Law 1983. Canon 330.

[19]- The Code of Canon Law 1983. Canon 1-391.

[20]- The Code of Canon Law 1983. Canon 334.

[21]- The Code of Canon Law 1983. Canon 331.

[22]- The Code of Canon Law 1983. Canon 333-3.

[23]- Joyce, George. "The Pope". The Catholic Encyclopedia. New York: Robert Appleton Company. Retrieved 26 May 2020.

[24]- The Code of Canon Law 1983. Canon 342.

[25]- The Code of Canon Law 1983. Canon 343.

[26]- The Code of Canon Law 1983. Canon 344.

[27]- The Code of Canon Law 1983. Canon 377-1.2.3.4.5.

[28]- The Code of Canon Law 1983. Canon 377-1.2.3.4.5.

[29]- Frequently Asked Questions.regarding THE DIFFERENCE BETWEEN BISHOPS. ARCHBISHOPS AND CARDINALS.Catholic Doors Ministry.https://www.catholicdoors.com/faq/qu728.htm.

[30]- **Roman Catholic Church Hierarchy. | Infoplease Staff. Updated February 11. 2017.https://www.infoplease.com/culture-entertainment/religion/roman-catholic-church-hierarchy .**

[31]- The responsibilities and role of a bishop. Catholic Diocese of Sandhurst. Version 1. Dated 5/11/2019.

https://www.sandhurst.catholic.org.au/item/379-the-responsibilities-and-role-of-a-bishop.

[32]- The Code of Canon Law 1983. Canon 9.

[33]- The Code of Canon Law 1983. Canon 31-1.

[34]- The Code of Canon Law 1983. Canon 30.

[35]- The Code of Canon Law 1983. Canon 13.

[36]- The Code of Canon Law 1983. Canon 15.

[37]- The Code of Canon Law 1983. Canon 16.

[38]- The Code of Canon Law 1983. Canon 25.

[39]- ابن قيم ،الجوزية، محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ،إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان،ج1،ص330 ،331،المحقق: محمد حامد الفقي،الناشر: مكتبة المعارف، الرياض، المملكة العربية السعودية۔

Ibn Qiam .al Juziat. Muhammad bin 'Abi Bakar bin 'Ayob bin saed shams al diyn .'Eghathat al Lahfan min Masayid al Shytan.j1.s330 .331.almuhqiq: Muhammad Hamid al fiqqi.alnashr: maktaba almuaarif. al Riyad. al Mamlekat al Arabia al saudia.

40- سورة ص:**36**

Sorat Saad:36

41- سورة النساء:**135**

Sorat Al nisa: 135

42- سورة المائدة:**44**

Sorat Al Maida: 44

-43 صفة الفتوى والمفتي والمستفتي،ص**23**-

Sifat al Fatwaa wal Mufti wal Mustaftai.s23.

-44 البيهقي ، أبو بكر ،أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، (المتوفى: **458**هـ)، السنن الكبرى، بَابُ إِثْمِ مَنْ أَفْتَى , أَوْ قَضَى بِالْجَهْلِ ،ج**10**،ص**199**،مادة **20353** ،المحقق: محمد عبد القادر عطا،الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات،الطبعة: الثالثة، **1424** هـ – **2003** م-

al Bayhaqi , 'abu Bakkar .'Ahmad bin al Husain bin Ali bin Musa al Khusrawjirdi al Khurasani. (almutawafaa: 458h). Al sunan Al Kubra. bab esmo man afta awr qza biljahly .j10.s199.mada 20353.almuhaqiq: Muhammad Abdulqadir Ata.alnashir: dar al kutub al ilmiya. bayrut - Labnan.altba: al salisa. 1424 h - 2003 a.

-45 الفتيا و مناهج الالفتاء(بحث اصولي)،ص **86**، **87**-

Alfutya wa manahij al'iifta'.s 86.87.

-46 ابن حزم ،أبو محمد ،علي بن أحمد بن سعيد ،الأندلسي القرطبي الظاهري (المتوفى: **456**هـ)، الإحكام في أصول الأحكام، فصل ما قاله الله تعالى في إبطال التقليد ،ج **6**،ص **159**،المحقق:(الشيخ) أحمد محمد شاكر،قدم له: (الأستاذ الدكتور) إحسان عباس،الناشر: دار الآفاق الجديدة، بيروت-

Ibn Hazam .'Abu Muhammad .Ali bin 'Ahmad bin saeid .al undlusi al Qurtabi al Zahiri (almutawafaa: 456h). al'Ihkam fi 'Usulilahkam. fasl ma qala Allah taala fi 'ibtal al taqlid .j 6.s 159.almhqiq:(al Shykh) 'Ahmad Muhammad Shakir.qaddma laho: (al'ustadh aldktor) 'Ihsan Abas.al nashr: darulafaq al jadida. bayrut.

-47 ابن حنبل ،أبو عبد الله،أحمد بن محمد(الشيباني) (المتوفى: **241**هـ) مسند الإمام أحمد بن حنبل، ، حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ،ج **29**،ص**308**،حديث **17774**-المحقق،شعيب الأرنؤوط ، عادل مرشد، وآخرون،ناشر، مؤسسةالرسالة، طبعةاولیٰ،**1421**هـ– **2001**ء-

Ibn hanbal .'Abu abdullh.'Ahmad bin Muhammad(al shybani) (almtwfa:241h) Musanad al'Imam 'Ahmad bin Hanbal. hadees Amribin aas .j29.s 308.hadayth 17774 .almuhaqiq.shuaib al'arnuawt . Adil Murshid. akharon.altba aluola. 1421-هـ 2001a .mosasa al risala.

-48 الدارقطني، أبو الحسن ،علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي ، سنن الدارقطني ، كِتَابٌ فِي الْأَقْضِيَةِ وَالْأَحْكَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ ،ج**5**،ص **396**،مادة **4521** ،حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم،الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت – لبنان،الطبعة: الأولى، **1424** هـ – **2004** ء-

Al Ddar Qutni. 'abu al Hasan .Ali bin umar bin Ahmad bin Mahdi bin masud bin al numan bin dinar al Baghdadi . Sunan al Dary qtni . kitab fi al'aqdia wal'Ahkam waghayr zalika .j5.s 396.madat 4521 .haqaqaho wa zabta nasaho wa allaqa alayh: shueayb alarnot. Hasan Abdulmuneim Shalabi. Abdullatif Harzullah. 'Ahmad

Barhom.alnashir: muasasat al risalat. bayrut - Lbnan.al taba: al'uola. 1424 h - 2004 a'.

49- الخطيب البغدادي ،أبو بكر ،أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي (المتوفى: **463**هـ)، الفقيه و المتفقه، ذكر ما روي من رجوع الصحابة عن آرائهم التي رأوها إلى أحاديث النبي صلى الله عليه وسلم إذا سمعوها ووعوها ،ج**1**،ص **364**،المحقق: أبو عبد الرحمن عادل بن يوسف الغرازي،الناشر: دار ابن الجوزي – السعودية،الطبعة: الثانية، **1421**هـ-

Al Khatib al Bughdadi .'Abu Bakkar .'Ahmad bin Ali bin Sabit bin Ahmad bin Mahdi (almtawafaa: 463h). Al Faqih wa Almutafaqih. Zikro ma rowiya min rujue al Sahabat an arayihim alati ra'awha 'ilaa 'ahadith alnabi sallalalah ealayh wasalam 'iza samaeuha wawauha .j1.s 364.almuhaqiq: 'Abu abdulrahman Adil bin Yusaf al Gharazi.alnaashir: dar ibny aljuzi – al saudia.altba: alsaniya 1421h.

50- إعلام الموقعين عن رب العالمين،ج**4**، ص **171**-

'Eelam al Muaqien An Rabi al Alamin.Rujou al mufti an fatwaho.j4. s 171.

51- ابن حمدان ،نجم الدين ،أحمد بن حمدان بن شبيب ،الحراني الحنبلي (**603** هـ – **695** هـ)، صفة المفتي والمستفتي،ص**186**،المحقق: أبو جنة الحنبلي مصطفى بن محمد صلاح الدين بن منسي القباني،الناشر: دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض – المملكة العربية السعودية،الطبعة: الأولى، **1436** هـ – **2015** ء-

Ibn Hamdan .Najamuldin .'Ahmad bin Hamdan bin Shabib .alharani alhnbaly (603 h - 695 h). Sifatulmufti wal Mustafti.s188.almhaqiq: 'abu jannat alhanbali mustafa bin Muhammad salahuldin bin Mansi alqabani.alnashir: dar alsamiei lilnashr waltawzie. alriyad - almamlikat alarabia alsudya.altba: al'uwla. 1436 h – 2015a.

52- المرداوي ،علاء الدين، أبو الحسن، علي بن سليمان ،الدمشقي الصالحي الحنبلي (المتوفى: **885**هـ)، التحبير شرح التحرير في أصول الفقه، ج**8**، ص**3985**،المحقق: د. عبد الرحمن الجبرين، د. عوض القرني، د. أحمد السراح، الناشر: مكتبة الرشد – السعودية / الرياض،الطبعة: الأولى، **1421**هـ – **2000**ء-

Almardawi .Ala' aldini 'abu Alhsan. Ali bin Suliman .aldimishqi alsaalihi alhunbali (almutawafaa: 885h). Altahbir Sharah Al Tahrir fi 'Usul alfaqih. j8. sa3985.almuhaqiq : da. Abdulrahman aljibrin. d. awz alqarni. d. 'Ahmad alsarah. alnashir: maktaba alrushd - alsaudiya / alriyad.altba: al'uwlaa. 1421h - 2000'

53ـ إعلام الموقعين عن رب العالمين،ج **4** ،ص **173**-

'Eelam al Muaqien An Rabi al Alamin.mada .hal yazmino almufti al mala aw alnafsa fi ma bana khatwaho .j4. s 173.

54- وَكِيع ،أَبُو بَكْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ حَيَّانَ بْنِ صَدَقَةَ الضَّبِّيّ البَغْدَادِيّ, (المتوفى: **306**هـ)، أخبار القضاة، ذكر قضايا علي بن أبي طالب رضي الله عنه باليمن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ،ج**1**،ص**95**– **97**،المحقق: صححه وعلق عليه وخرّج أحاديثه: عبد العزيز مصطفى المراغي،الناشر: المكتبة التجارية الكبرى، بشارع محمد علي بمصر لصاحبها: مصطفى محمد،الطبعة: الأولى، **1366**هـ=**1947**م-

Waqie.Abu Bakkar.Muhammad bin Khalaf bin Hayyan bin Sadaqa al Zabbi .Al Baghdadi.(al mutawaffa 306h).Akhbar ul Quzat.mada.Zikro qazaya Ali bin Abi Talib raziallaho anho bilyameen ala ahdy Rasolillahy sallaho alyhy wa sallam.j1.s 95-97.al muhaqqiq:sahhahoo wa allaqa alihy wa Kharraja ahadeesahoo:Abdul Aziz

Mustafa almraghi.al nashir: almaktaba al tijariya tul kobra.bishary Mhammad Ali bey Mesr ly sahibha:Mustafa Muhammad .al tabab aluola.1366h-1947 a.

55- The Code of Canon Law 1983. Canon 1620.

56- The Code of Canon Law 1983. Canon 1628.

57- The Code of Canon Law 1983. Canon 1629.

58- The Code of Canon Law 1983. Canon 1628.

59- أخبار القضاة، ج1،ص95– 97.

Akhbar ul Quzat.mada.Zikro qazaya Ali bin Abi Talib raziallaho anho bilyameen ala ahdy Rasolillahy sallaho alyhy wa sallam.j1.s 95-97.

60- القرافي ،أبو العباس، شهاب الدين، أحمد بن إدريس بن عبد الرحمن، المالكي (المتوفى: 684 هـ)، الإحكام في تمييز الفتاوى عن الأحكام وتصرفات القاضي والإمام،ص 99، 100،اعتنى به:أبو غدة ، عبد الفتاح ،الناشر: دار البشائر الإسلامية للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت – لبنان،الطبعة: الثانية، 1416 هـ – 1995 ء.

Alqarafi .'Abu alabas. Ahihab aldiyn. 'Ahmad bin 'Idrees bin Abdulrahman. almaliki (almutawafaa: 684 h). al'ihkam fi tamyiz al fatawaa an al'ahkam wa tasarufat al Qazi wal'imam.s 99. 100.aietanaa bihi:Abu Ghudata . Abdulfattah .alnashr: dar al Bashayir al'islamia liltabaat walnashr waltawziei. Bayrut - Lbnan.altba: alsania. 1416 h – 1995a.

61- البخاري،محمدبن إسماعيل أبوعبدالله الجعفي(متوفى:256ھ)،الجامع المسندالصحيح المختصرمن أمورﷺوسننه وأيامه(صحيح البخاري)، بَابُ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ،ج3، ص180،حديث 2680،المحقق: محمد زهير بن ناصر الناصر، الطبعة الأولى، 1422ھ،الناشر: دار طوق ،بيروت،لبنان.

Al Bukhari.Muhammad bin Ismail.Abu Abdullah.Aljamy Al Almusnad Al Sahih men umoory Rasolillahy swallaho Alihy wasallam wa sunnanihi wa ayyamihi=Sahih Al Bukhari.j3.s180.hadees 2680.Al muhaqqia:Muhammad Zuhair bin Nasir Al Nasir.Alnashir:Daro tawqinnajaty.Al Tabab Al uola.1422h.

62- القرافي ،أبو العباس، شهاب الدين، أحمد بن إدريس بن عبد الرحمن، المالكي (المتوفى: 684 هـ)، الفروق = أنوار البروق في أنواء الفروق، ج 4،ص 89، 90،الناشر: عالم الكتب،الطبعة: بدون طبعة وبدون تاريخ.

Al Qirafi Abu al Abbaas shihab aldiyn 'Ahmad bin 'Idrees bin Abdulrahmin (almtawfaa: 684h) Alfuruq = 'anwarulburuq fi 'anwa' alfuruq.j 4.s 89. 90- alnashr: Alam alkutub. altabaa: bidun taba wa bidun tariykh.

63- الفتيا ومناهج الإفتاء،ص 97، 98.

Alfutya wa manahij al'iifta'.s 97.98

64- الإحكام في تمييز الفتاوى عن الأحكام وتصرفات القاضي والإمام،ص 88.

al'ihkam fi tamyiz al fatawaa an al'ahkam wa tasarufat al Qazi wal'imam.s 88.

65- The Code of Canon Law 1983. Canon 1645-1.2.